از عدالت عظمیٰ

1954

17 مارچ

ریاست راجستھان

بنام

دی میوار ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ، بھیلواڑہ و دیگران

[مہر چند مہاجن چیف جسٹس، مکھرجی،

ایس آر داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

صنعتی تنازعات ایکٹ (ایکٹ XIV بابت 1947)، دفعہ 7(3)(الف)، اور (ب) جسے صنعتی تنازعات (اپیلیٹ ٹریبونل) ایکٹ (XLVIII بابت 1950) کی دفعہ 34 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔عدالت عالیہ کا جج اور ڈسٹرکٹ جج ۔آیا سابقہ ریاست جودھ پور کے ڈسٹرکٹ جج اور عدالت عالیہ کے جج کو شامل کرتا ہے۔

یہ کہا گیا کہ، صنعتی تنازعات ایکٹ (XIV بابت 1947) کی دفعہ 7(3)(الف) اور (ب) کے تحت، جیسا کہ صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل)ایکٹ(XLVIII بابت 1950) کی دفعہ 34 میں ترمیم کردہ، جملے "عدالت عالیہ کا جج اور ڈسٹرکٹ جج" میں عدالت عالیہ کا جج اور سابقہ ریاست جودھ پور کا ڈسٹرکٹ جج شامل ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 103 بابت 1952۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

آئین بھارت کے آرٹیکل 133(1) (ج) کے تحت یہ اپیل ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر راجستھان جودھ پور میں (ونچو اور بپنا جج صاحبان) ڈی بی دیوانی متفرق درخواست نمبر 21 بابت 1951 کے فیصلے اور حکم نامہ بتاریخ 10 اگست، 1951، سے پیدا ہوئی ہے

اپیل کنندہ کی طرف سے ایڈوکیٹ جنرل کے ایس حاجیلا راجستھان۔

جواب دہندگان کی طرف سے کوئی حاضر نہ ہوا۔

17 مارچ 1954 کو عدالت کا فیصلہ جسٹس غلام حسن کے ذریعے سُنایا گیا

جسٹس غلام حسن۔ یہ اپیل آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن میں اس عدالت عالیہ کے فیصلہ اور حکم نامہ کے خلاف آئین ہند کے آرٹیکل 133 (ج) کے تحت عدالت عالیہ راجستھان کی طرف سے اجراء کی گئ سرٹیفکیٹ سے پیدا ہوئی ہے جس میں ایک شری سکھد یو نارائن کی تقرری کو کالعدم قرار دیا گیا ہے اور ہدایت دی گئی ہے کہ اس کی طرف سے صنعتی تنازعات ایکٹ (نمبر XIV بابت 1947) کی دفعہ 7 کے تحت صنعتی عدالت کے طور پر کی گئی تمام کارروائیاں کالعدم قرار دی گئی ہے۔

ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ شری سکھد یو نارائن نے انڈسٹریل ٹریبونل کے طور پر کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور اس لیے موجودہ اپیل بے فائدہ بن جاتی ہے، لیکن ہمیں ریاست راجستھان کی جانب سے ایڈوکیٹ جنرل ، جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہیں کی طرف سے مدعو کیا گیا ہے تا کہ تقرری کے جواز کے بارے میں سوال کا فیصلہ کریں، کیونکہ اس سے صنعتی تنازعات ایکٹ کے تحت ٹریبونلوں کے ذریعے دیے گئے دیگر فیصلے متاثر ہونے کا امکان ہے۔ ہم اس طرح اپنا فیصلہ سُنانے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔

اس معاملے میں شامل سوال یہ ہے کہ کیا شری سکھد یو نارائن کی تقرری اسلئے غلط ہے کیونکہ وہ صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 7(3) کے تحت ٹریبونل کے لیے رکھی گئی مقرر کردہ اہلیت نہیں رکھتا ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ(3) 7 کا حوالہ دیتے ہوئے صنعتی ایکٹ کہتا ہے:۔

" جہاں ٹریبونل صرف ایک رکن پر مشتمل ہو، وہ رکن، اور جہاں دو یا دو سے زیادہ اراکین پر مشتمل ہو، ٹریبونل کا چیئرمین ایک ایسا شخص ہوگا جو

(الف) ہائی کورٹ کا جج ہے یا رہا ہے؛ یا

(ب) ڈسٹرکٹ جج ہے یا رہا ہے؛

---------------------"

انڈسٹریل ایکٹ کا اطلاق راجستھان تصرف مرکزی قانون آرڈیننس، 1950 (آرڈیننس IV بابت 1950) کے ذریعے راج پرموکھ کے ذریعے 24 جنوری 1950 کو راجستھان میں کیا گیا تھا۔اس موافقت سے انڈسٹریل ایکٹ کی دفعہ 7 کا اطلاق راجستھان پر ہوا۔شری سکھد یو نارائن کو 9 اکتوبر 1950 کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا جو مندرجہ ذیل تھا:

"صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (XIV بابت 1947) کی دفعہ 7 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکومت راجستھان، راجستھان میں میواڑ ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ، بھیلواڑہ میں ایک صنعتی تنازعہ کے فیصلے کے لیے سابقہ ریاست جودھ پور کی عدالت عالیہ کے ایک ریٹائرڈ جج، شری سکھد یو نارائن پر مشتمل ایک انڈسٹریل ٹریبونل کو تشکیل دیتی ہے۔

شری سکھد یو نارائن کی تقرری پر مدعا علیہ نے اس بنیاد پر اعتراض کیا کہ دفعہ 7(3) میں" عدالت عالیہ کا جج" کے الفاظ کا مطلب " راجستھان عدالت عالیہ آرڈیننس، 1949 کے تحت قائم کردہ عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کا جج" ہے اور چونکہ شری سکھد یو نارائن سابقہ ریاست جودھ پور کی عدالت عالیہ کے جج تھے، اس لیے انہیں صنعتی قانون کی دفعہ 7(3) کے تحت عدالت عالیہ کا جج نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔اس اعتراض کو عدالت عالیہ نے برقرار رکھا۔

اگرچہ نوٹیفکیشن میں شری سکھد یو نارائن کی تقرری اس حقیقت پر مبنی تھی کہ وہ جودھ پور عدالت عالیہ کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

ریٹائرڈ جج تھے، لیکن دلائل میں عدالت عالیہ کے سامنے یہ بھی دلیل دی گئی کہ اگرچہ وہ عدالت عالیہ کے سابق جج کے طور پر تقرری کے اہل نہیں تھے، لیکن وہ یقینی طور پر سابق ڈسٹرکٹ جج کے طور پر تقرری کے اہل تھے۔ عدالت عالیہ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ ریاست راجستھان 7 اپریل 1949 کو وجود میں آئی اور متحدہ ریاست متسیہ کو 15 مئی 1949 کو اس کے ساتھ ضم کیا گیا۔ آرڈیننس نمبر IV بابت 1950 کی دفعہ 5 بیان کرتی ہے کہ:

" راجستھان پر کسی بھی مرکزی قانون کے اطلاق کے اغراض کے لیے، جب تک کہ اس موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی ناگوار چیز نہ ہو،

(ix) اس میں دیگر سول، فوجداری اور محصولات کی عدالتوں، سرکاری دفاتر، اور ججوں، مجسٹریٹ، افسران یا حکام کے حوالے ایسے عدالتوں، دفاتر اور ججوں، مجسٹریٹ، افسران یا راجستھان میں یا اس کے حکام کے حوالے سمجھے جائیں گے۔

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ 1949 کے آرڈیننس I میں لفظ " راجستھان" کی تعریف کی گئی ہے اس کا مطلب متحدہ ریاست راجستھا ہے اور دفعہ 5(ix) میں مذکور " ججوں اور دیگر افسران" کو متحدہ ریاست راجستھان کی ملازمت میں ہونا چاہیے۔ اس کے مطابق انہوں نے فیصلہ دیا کہ شری سکھد یو نارائن کو دفعہ 7(3)(ب) کے معنی میں ضلعی جج نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور اس لیے اس دفعہ کے تحت صنعتی ٹریبونل کے طور پر ان کی تقرری غلط تھی۔ ہماری رائے ہے کہ اس اپیل کا فیصلہ مختصر بنیاد پر کیا جا سکتا ہے۔ صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ (XLVIII بابت 1950) 20 مئی 1950 کو نافذ ہوا۔ دفعہ 34 کے ذریعے یہ التزام کیا گیا تھا کہ صنعتی تنازعات ایکٹ، XIV بابت 1947 میں، گوشوارہ اور گوشوارہ میں مخصوص طریقے سے ترمیم کی جائے گی جسے ذیلی دفعہ (2) سے صنعتی ایکٹ کے دفعہ (1) میں درج ذیل طور پر تبدیل کیا گیا ہے:

" یہ ریاست جموں وکشمیر کے سِوائے پورے بھارت پر وسعت پزیر ہے۔

" جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ شری سکھد یو نارائن کی تقرری 9 اکتوبر 1950 کو یعنی راجستھان میں صنعتی تنازعات ایکٹ کے لاگو ہونے کے بعد کی گئی تھی۔ اس لیے تقرری کے جواز کے سوال کا فیصلہ کرنے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آرڈیننس IV بابت 1950 کی توضیعات کو استعمال کرنا ضروری نہیں ہے XLVIII بابت 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 34 پر مبنی دلیل کو اپیل کی اجازت کی درخواست کی سماعت کے وقت عدالت عالیہ کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور یہ دلیل دی گئی تھی کہ دفعہ 34 کے پیش نظر راجستھان ایڈاپٹیشن آف سنٹرل لاآرڈیننس، 1950 کی دفعات، یعنی دفعہ 5، ذیلی دفعہ (vii) اور (ix) میں ترمیم یا منسوخی کی گئی تھی لیکن عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ اگر یہ دلیل اپیل میں ان کے سامنے اٹھائی گئی ہوتی تو بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ریاست کی جانب سے قابل ایڈوکیٹ جنرل جناب حاجیلا نے ہمارے سامنے دعوی کیا ہے کہ 1947 کے صنعتی تنازعات ایکٹ کو 1950 کے صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ، XLVIII کی دفعہ 34 کے ذریعے راجستھان تک بڑھائے جانے کے بعد، سابقہ توضیعات دفعہ 34 کے ذریعے ترمیم کئے گئے اور اسے مرکزی قوانین آرڈیننس IV بابت 1950 راجستھان موافقت کے سیکشن 5 کے تابع نہیں پڑھا جا سکا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس دلیل میں دم ہے۔ دفعہ 34 کا اثر، جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں، صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کے علاقائی اطلاق کو سوائے ریاست جموں و کشمیر کے راجستھان سمیت پورے بھارت پر وسعت حاصل کرنی تھی۔ اس لیے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ (3) 7 (الف) اور (ب) میں بالترتیب استعمال ہونے والے الفاظ "عدالت عالیہ کا جج اور ڈسٹرکٹ جج" کو اب "عدالت عالیہ کا جج اور سابقہ ریاست جودھ پور میں ڈسٹرکٹ جج" کو شامل کرنے کے لیے منعقد کیا جانا چاہیے۔ اب آرڈیننس IV بابت 1950 کی دفعہ 5 کے اطلاق کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے جس کے مطابق عدالت عالیہ کے جج اور ڈسٹرکٹ جج کا مطلب صرف راجستھان عدالت عالیہ آرڈیننس 1949 کے تحت قائم راجستھان عدالت عالیہ کا جج اور آرڈیننس نمبر IV بابت 1950 کی دفعہ (ix)5 کے معنی میں راجستھان کا یا اس میں ڈسٹرکٹ جج ہو سکتا ہے۔ اس کے مطابق ہم سمجھتے ہیں کہ شری سکھد یونارائن کی تقرری بالکل درست تھی۔

اسلئے ہم بغیر حرجانہ کے عدالت عالیہ کے حکم کو مسترد کرتے ہیں، کیونکہ مدعاعلیہ کی نمائندگی نہیں کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: آر۔ ایچ۔ دھیبر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document